السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

خانیوال سے عبدالحمید صاحب دریافت کرتے ہیں کہ نماز کے بعد تسبیحات دائیں بائیں دونوں ہاتھوں پر کی جاسکتی ہیں یا صرف دایاں ہاتھ ہی استعمال کرنا چاہیے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عام معمول تھا کہ پسندیدہ اور خیر وبرکت کے کام دائیں ہاتھ سے بجا لاتے، مثلا: کھانا پینا وغیرہ، البتہ کراہت پر مبنی کاموں کے لئے بایاں ہاتھ استعمال فرماتے جیسا کہ ناک صاف کرنا یا استنجا وغیرہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی المقدور اپنے تمام کام (پسندیدہ کام) بجا لانے میں دائیں جانب کو پسند کرتے تھے، وضو کرنے، کنگھی پھیرنے اور جوتا پہننے میں بھی دائیں جانب کو پسند کرتے تھے۔'' (صحیح بخاری کتاب الصلوة، حدیث نمبر 426)

تسبیحات میں خیر وبرکت کا پہلو نمایاں ہے، اس لئے انہیں دائیں ہاتھ سے کرنا چاہیے، کتب حدیث میں اس کے متعلق نص صریح بھی منقول ہے، چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ تسبیحات کہتے وقت وہ دائیں ہاتھ سے گرہ لگاتے تھے۔'' (ابوداؤد، ابواب الوتر التسبیح با لحصی)

واضح رہے کہ امام ابوداؤد نے اس روایت کو اپنے دو اساتذہ عبیداللہ بن عمر اور محمد بن قدامہ سے بیان کیا ہے مذکورہ الفاظ دوسرے شیخ محمد بن قدامہ نے نقل کیے ہیں اور عبیداللہ بن عمر ''یعقد التسبیح'' پر روایت ختم کردیتے ہیں۔ چونکہ ثقہ راوی کا اضافہ قبول ہوتا ہے اس لئے امام منذری نے جب ابوداؤد کی تلخیص کی تو انہوں نے وفی روایۃ بیمینہ کے الفاظ بیان کیے ہیں۔ (مختصر ابی داؤد ج1 ص 147)

اور علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح ابوداؤد میں ''یعقد التسبیح بیمینہ'' کے الفاظ سے روایت بیان کی ہے۔ (صحیح ابوداؤد حدیث نمبر 1330)

یہ وضاحت اس لئے کی گئی ہے کہ بعض اہل علم ان الفاظ کو ابن قدامہ کا استنباط قرار دیتے ہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:123